﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾

ماہ محرم اور شہادت حسین رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَا لَمِینَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ رَسُولِہِ الْکَرِیمِ ، **أَمَّا بَعْدُ** :

اسلامی تعلیمات کے اعتبار سے مہینوں کی تعداد بارہ ہے' جن میں چار مہینے حرمت والے ہیں۔(۱)

محرم کا مہینہ ہجرت اور حرمت کے اعتبار سے سب سے پہلا مہینہ ہے جس میں عمومی طور پر روزہ رکھنے کی جہاں فضیلت ہے وہیں اس کی عظمت اور قدر و منزلت بڑھانے کے لیے اسے اللہ تعالیٰ کا مہینہ قرار دیا گیا ہے(۲) بلکہ خصوصی طور پر محرم کی دس تاریخ کو روزہ رکھنا گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ثابت ہوتا ہے۔(۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کو عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا' وجہ دریافت فرمائی تو جواب ملا کہ یہ عظیم الشان اور اچھا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی' فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تو موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے اس دن روزہ رکھے اور ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں' اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام پر تم سے زیادہ میرا حق بنتا ہے' لہٰذا اس دن روزہ رکھے اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا۔(۴)

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے اس بات پر تمام امت کا اجماع نقل کیا ہے کہ عاشوراء کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔(۵)

اگر کوئی شخص صرف عاشوراء (دس محرم) کے دن روزہ رکھے تو گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف ہوں گے'(۶) لہٰذا صرف اس دن روزہ رکھنا بھی جائز ہے'(۷) لیکن افضل یہ ہے کہ نو اور دس محرم کا روزہ رکھا جائے'(۸) کیونکہ اس عمل میں یہود کی خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ نیک عمل میں سبقت اور پہل بھی ہوگی' بصورت دیگر دس اور گیارہ محرم کا روزہ رکھ لینا بہتر ہوگا(۹)۔

گزشتہ تفصیلات سے معلوم ہوا کہ دین اسلام میں ماہ محرم کی اہمیت صرف روزہ رکھنے کے اعتبار سے ہے اور خصوصاً عاشوراء کے دن روزہ رکھنا سنت ہے۔

عاشوراء کے دن خاص طور پر اہل وعیال پر خرچ کرنا' غسل کرنا' سرمہ لگانا اور شربت تقسیم کرنا وغیرہ سنت اور سلف امت سے ثابت نہیں ہے' بِعَیْنِہِ عاشوراء کے دن نوح علیہ السلام کی کشتی کا جودی پہاڑ پر رکنا' ابراہیم علیہ السلام کی آگ ٹھنڈی ہونا' یونس علیہ السلام کی قوم سے عذاب اٹھالینا' یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکالنا' یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹ آنا' ایوب علیہ السلام کو شفاء ملنا اور موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں پر غالب آنا وغیرہ وغیرہ مستند اور معتبر روایات سے ثابت نہیں ہے۔

حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت باسعادت ۵/ شعبان ۴ھ ہجری میں ہوئی'(۱۰) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے انتہاء محبوب وعزیز'(۱۱) نوجوانان اہل جنت کے سردار'(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد قریب اور مشابہ(۱۳) اور خیر کے کاموں میں تنہا ایک مستقل امت تھے'(۱۴) جن سے محبت اللہ کی محبت کا حقدار بنادیتی ہے۔(۱۵)

اہل کوفہ نے حسین رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لیے بیعت کی خاطر بارہا خط لکھا'(۱۶) صحابہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما (۱۷) ابوسعید خدری رضی اللہ

عنہ (۱۸) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما (۱۹) عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما (۲۰) اور ابوواقد اللیثی رضی اللہ عنہ (۲۱) نے حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ کی طرف رخ نہ کرنے کا مشورہ دیا' لیکن حسین رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد پر اعتماد کیے' اور اہلِ کوفہ کے مسلسل خطوط کی وجہ سے کوفہ روانہ ہوگیے' کوفہ ملکِ عراق کا ایک شہر ہے' اور اس وقت عراق کا نائب سلطان (گورنر) عبیداللہ بن زیاد بن مرجانہ تھا۔

حسین رضی اللہ عنہ ابن مرجانہ کے روانہ کردہ لشکر کے سپہ سالار عمر بن سعد بن ابی وقاص کے آگے تین باتوں کی پیشکش کیے' یا تو انہیں واپس جانے کی اجازت دی جاے یا یزید بن معاویہ سے ملاقات کے لیے ملک شام روانہ ہونے دیں یا پھر اسلامی سرحدوں پر جان فشانی کا موقع دیں' (۲۲) ابن مرجانہ نے ملک شام روانگی کی منظوری دے دی لیکن حاشیہ برداروں میں شمر بن ذی الجوشن الضبی مداخلت کرتے ہوے حسین رضی اللہ عنہ کو یزید بن معاویہ کے پاس بھیجنے سے منع کیا' اور خود اسے فیصلہ کرنے پر ابھارا' (۲۳) نتیجتاً دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوا اور حسین رضی اللہ عنہ بڑی مثالی شجاعت کا مظاہرہ کیے' لیکن شمر بن ذی الجوشن الضبی نے سپاہیوں کو حسین رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے اور انہیں قتل کرنے کا حکم دیا' اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے زرعہ بن شریک التمیمی نے ضرب لگائی اور سنان بن انس النخعی نے سر قلم کردیا' (۲۴) ۵۶ سال کی عمر تھی' ملک عراق میں واقع شہر کوفہ سے قریب نہر فرات سے نزدیک میدان کربلاء میں جمعہ کے دن صبح کے وقت ۱۰/محرم ۶۱ھ م ۱۲/ اکتوبر ۶۸۰ء کو بروز عاشوراء شہید کردیے گیے جس میدان میں شہادت حسین رضی اللہ عنہ سے متعلق بزبان رسالت پیشین گوئی ہوچکی تھی' (۲۵) اور جسم کو اسی میدان میں سپرد لحد کیا گیا۔ (۲۶) إِنَّا لِلّٰهِ وَإِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

شہادت کے بعد سر کو ابن مرجانہ کے پاس لایا گیا' (۲۷) پھر اسے مدینہ روانہ کیا گیا اور وہیں پر سر کی تدفین عمل میں آئی' (۲۸) حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اور قتل سے رضامند افراد پر اللہ کی لعنت برسے۔ (۲۹)

جب ابن مرجانہ نے ملک عراق میں واقع شہر کوفہ سے ملک شام میں واقع شہر دمشق میں یزید بن معاویہ کو اس سانحہ کی اطلاع کا مکتوب روانہ کیا تو یزید بن معاویہ روتے ہوئے کہنے لگے کہ حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بغیر ہی میں اہل عراق کی فرمانبرداری سے خوش ہوجاتا تھا اللہ کی لعنت برسے ابن مرجانہ پر' اگر میں وہاں ہوتا تو چشم پوشی سے کام لیتا' حسین رضی اللہ عنہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔ (۳۰)

اس کے بعد یزید بن معاویہ نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے جرم میں ابن مرجانہ کو سزائے موت سنائی اور جان کے بدلہ جان کی حد نافذ کی' (۳۱) بعد ازاں بصد تکریم و تعظیم بقیہ مردان آل بیت اور خواتین کو شاہی اعزاز کے ساتھ مدینہ کو واپس روانہ کردیا۔ (۳۲)

یقیناً حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت امت مسلمہ کے لیے ایک دردناک مصیبت ہے اور مصیبت میں صبر کرنے کی ہدایت اور صبر کرنے پر رب کی نوازشوں اور رحمتوں کی بشارت بھی ہے' (۳۳) اور جو (مصیبت وغم میں نوحہ کرتے ہوے) اپنے چہروں پر مارے کپڑوں کو پھاڑے اور (غیر اسلامی) جاہلانہ الفاظ استعمال کرے تو اس کا مسلمانوں سے تعلق نہیں ہے' (۳۴) کیونکہ عہد نبوت میں بیوی کے علاوہ کسی اور کو اپنے متعلق کی وفات پر تین دن سے زیادہ غم منانے سے منع کیا جاتا تھا۔ (۳۵)

علاوہ ازیں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ دین اسلام کے لیے صرف ایک صحابی نے جام شہادت نوش نہیں کیا بلکہ بے شمار جلیل القدر صحابہ اسلام کی سربلندی کے لیے شہید کیے گئے' عین کفر کے بالمقابل حمزہ' جعفر' علی' عثمان' اور عمر رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے صحابہ کی عظیم و تاریخ ساز

شہادتوں کو نظر انداز کرنا اور صرف ایک مخصوص صحابی ہی کی شہادت کو اہمیت دینا کہیں بروز قیامت اللہ تعالی کی عدالت میں صحابہ کرام کے ساتھ عصبیت اور دورخی سلوک تو شمار نہیں کیا جائے گا۔

توجہ طلب اور نہایت افسوس کی بات یہ ہے کہ جس مہینہ کو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام نے شکرانہ کے طور پر روزہ رکھتے ہوئے گزارا اسے امت محمدیہ سنت کے مطابق روزہ رکھتے ہوئے گزارنے کے بجائے راستے روک کر، چھوٹے بچوں کو پیسوں کی لالچ دیتے ہوئے منہ میٹھا کرنے کے لیے شربت تقسیم کررہی ہے اور مکمل مہینہ کو غم و ماتم میں گزار رہی ہے، اور جس مہینہ میں رسول اللہ ﷺ اپنے رفیق اعلیٰ اللہ تعالی سے جاملے اس مہینہ میں عید اور جشن منا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور اس پر عمل کی توفیق عنایت فرمائے، آمین۔

(۱)سورۃ التوبۃ/۳۶۔ (۲)صحیح مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ (۳)صحیح مسلم بروایت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ۔ (۴)صحیح بخاری وصحیح مسلم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔
(۵)فتح الباری، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء۔ (۶)صحیح مسلم بروایت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ۔ (۷)فتاوی اللجنہ الدائمہ......ج/۱۰ص/۴۰۱۔ (۸)صحیح مسلم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ (۹)صحیح ابن خزیمہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ (۱۰)سیر أعلام النبلاء للذهبي ۲/۲۸۰۔ (۱۱)صحیح بخاری بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔
(۱۲)جامع الترمذی بروایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بسند صحیح۔ (۱۳)صحیح بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ۔ (۱۴)سنن ابن ماجہ بروایت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہما بسند حسن۔
(۱۵)جامع الترمذی بروایت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بسند حسن۔(۱۶)أنساب الأشراف لأحمد بن يحيى البلاذري المتوفى سنة ۲۷۹ للهجرة، ۲۲۷/۳۔ (۱۷)مصنف ابن أبي شيبة ۱۵/۹۶ بسند حسن۔ (۱۸)تهذيب الكمال لأبي الحجاج المزي ۶/۴۶۱۔
(۱۹)الطبقات الكبرى لا بن سعد ۱/۴۴۵۔ (۲۰)تأريخ الأُ مم والملوك لابن جرير الطبري ۶/۳۱۱۔ (۲۱)مختصر تأريخ دمشق لابن منظور ۷/۱۳۹۔ (۲۲)المحن لأبي العرب محمد التميمي المتوفى سنة ۲۳۴ للهجرة ص ۱۵۴۔
(۲۳)تأريخ الأُمم والملوك ۶/۳۴۰-۳۴۱۔(۲۴)تأريخ الطبري بحوالہ مواقف المعارضة فى خلافة يزيد بن معاوية، لمحمد رزان الشيباني دراسة نقدية للروايات رسالة الماجستير بالجامعة الإسلامية بالمدينة بإشراف د/ أكرم ضياء العمري ص/۲۷۶۔ (۲۵)مسند أحمد بروایت انس رضی اللہ عنہ بسند صحيح (۲۶)مجموع فتاوى ابن تيمية رحمہ اللہ ۴/۵۰۸ (۲۷)صحیح بخاری، کتاب فضائل الصحابہ، باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما ج/۵، ص/۲۶، ح/۳۷۴۸، طبعہ دارطوق النجاۃ ۱۴۲۲ھ بروایت انس رضی اللہ عنہ (۲۸)مجموع فتاوى ابن تيمية رحمہ اللہ ۴/۵۰۹ (۲۹)مجموع فتاوى ابن تيمية رحمہ اللہ ۴/۵۰۵ (۳۰)أنساب الأشراف بسند حسن ۳/۲۱۹-۲۲۰ (۳۱)مجموع فتاوى ابن تيمية رحمہ اللہ ۴/۵۰۷ (۳۲) تأريخ الأمم والملوك ۶/۳۹۵۔
(۳۳)سورة البقرة/۱۵۶ (۳۴)صحیح بخاری وصحیح مسلم براویت ابن مسعود رضی اللہ عنہ (۳۵)صحیح بخاری وصحیح مسلم بروایت ام عطیہ رضی اللہ عنہا۔

دعاؤں کا طالب : سید حسین عمری مدنی سلمہ اللہ ووفقہ